پنجاب میں ملازمین کی کارکردگی، نظم وضبط اور احتساب کا ایکٹ، 2006ء

(XII بابت 2006)

دفعات

1۔ عنوان، وسعت، آغاز اور اطلاق
2۔ تعریفات
3۔ کارروائی اور سزا کی وجوہات
4۔ سزائیں
5۔ کارروائیوں کا آغاز
6 معطلی
7۔ طریقہ کار جہاں انکوائری کو بند کرنا ہو
8۔ کسی بھی قانون کے تحت سزایابی یا عذر کی سودابازی کی صورت میں کارروائی
9۔ حاکم مجاز کی جانب سے اپنایا جانے والا ضابطہ کار، جہاں پر انکوائری ضروری ہو
10۔ انکوائری افسر یا انکوائری کمیٹی کی جانب سے اپنایا جانے والا ضابطہ کار
11۔ انکوائری افسر یا انکوائری کمیٹی کے اختیارات
12۔ محکمانہ نمائندہ کے فرائض
13 انکوائری افسر یا انکوائری کمیٹی کی طرف سے رپورٹ کی وصولی پر حاکم مجاز کی جانب سے حکم کا صادر کیا جانا
14۔ ذاتی شنوائی
15۔ دیگر محکموں وغیرہ کو مستعار الخدمتی پر بھیجے جانے والے افسروں کے خلاف انکوائری کا طریقہ کار
16۔ محکمانہ اپیل اور نظرثانی
17۔ نگرانی
18 کونسل کا پیش ہونا
19۔ پنجاب سروس ٹریبونل کے روبرو اپیل
20۔ ایکٹ ہذا کو دیگر قوانین پر حاوی ہونا
21۔ ایکٹ ہذا کے تحت کارروائیاں
22۔ قانونی ذمہ داری سے براءت
23۔ اختیار سماعت ممنوع
24۔ قواعد بنانے کا اختیار
25 مشکلات کا ازالہ
26۔ منسوخی

پنجاب میں ملازمین کی کارکردگی، نظم وضبط اور احتساب کا قانون، 2006ء

(XII بابت 2006)

مورخہ 17 اکتوبر، 2006ء

ابتدائیہ: جبکہ عوامی مفاد اور طرز حکومت کے لئے یہ بات قرین مصلحت ہے اور ضروری ہو چکی ہے کہ سرکاری اور کارپوریشن سروس میں ملازمین کی کارکردگی، نظم وضبط اور احتساب کو بہتر بنانے کے لیے پیمانہ وضع کیا جائے۔

یہ مندرجہ ذیل طریقہ سے وضع کیا جاتا ہے۔

1۔ **عنوان، وسعت، آغاز اور اطلاق**: (۱) اس قانون کو پنجاب میں ملازمین کی کارکردگی، نظم وضبط اور احتساب کا قانون 2006ء کہا جا سکتا ہے۔

(۲) یہ پورے پنجاب پر لاگو ہوگا۔

(۳) یہ فوری طور پر عمل میں آئے گا۔

(۴) اس کا اطلاق مندرجہ ذیل پر ہوگا۔

اے۔ سرکاری ملازمین پر

بی۔ کارپوریشن کے ملازمین پر

سی۔ سرکاری اور کارپوریشن کے ریٹائرڈ ملازمین پر بشرطیکہ اس ایکٹ کے تحت ان کے خلاف یا تو ملازمت کے دوران کاروائی شروع کی گئی ہو یا پھر ان کی ریٹائرمنٹ کے ایک سال کے اندر اندر شروع کی گئی ہو۔

2۔ **تعریفات**: اس ایکٹ میں جب تک کوئی شے متن یا عنوان کے برخلاف ہو:۔

اے۔ "ملازم" سے مراد ایسا شخص ہے جو کہ ایک ملازم ہو یا ملازم رہ چکا ہو اور جس کے خلاف اس ایکٹ کے تحت کاروائی شروع کی گئی ہو۔

ب۔ "اپیلیٹ اتھارٹی" سے مراد وہ اتھارٹی ہے جو کہ مجاز اتھارٹی کے فوری اوپر ہو اور جس کے پاس مجاز اتھارٹی کے حکم کے خلاف اپیل کی جا سکتی ہو۔

سی۔ "تقرری کرنے والی اتھارٹی" سے مراد بحوالہ ملازمین یا طبقہ ملازمین جس کو یا کوئی تنظیم حکومت کے حکم کے تحت اعلان کرے یا مشتہر کرے جو ادارے کی طرف سے یا قواعد وغیرہ کے تحت جیسا کہ ایسے ملازم پر یا ملازمین کی کلاس پر یا ملازمین پر قابل اطلاق ہو۔

ڈی۔ "فرد جرم" سے مراد ایسے الزامات ہیں جو ایک ملازم کے خلاف کسی عمل یا ترک عمل کے بارے میں لگائے گئے ہوں جو کہ

اس ایکٹ کے تحت قابل سماعت ہوں۔

ای۔ "وزیراعلیٰ" سے مراد پنجاب کا وزیراعلیٰ ہے۔

ایف۔ "مجاز اتھارٹی" سے مراد:

(i) وزیراعلیٰ، یا

(ii) کسی ملازم یا ملازمین کی کلاس کے سلسلہ میں، کوئی افسر یا اتھارٹی جو کہ وزیراعلیٰ کی طرف سے مجاز بنائی گئی ہو، ایکٹ کے تحت اتھارٹی مجاز کے اختیارات کا استعمال کرنے کے لئے بشرطیکہ ایسا افسر یا اتھارٹی عہدے میں تقرری کرنے والی اتھارٹی سے کم درجے کا نہ ہو، ملازم کی طرف سے عہدہ رکھنے کے لیے مقرر کردہ ہو جس کے خلاف کاروائی کی جانی ہو یا

(iii) کسی ٹریبونل یا عدالت کے ایک ملازم کے سلسلہ میں جو کہ حکومت کے تحت کام کر رہی ہو تو تقرری کرنے والی اتھارٹی یا چیئرمین یا ایسے ٹریبونل یا عدالت کا پریذائیڈنگ افسر یا ایسی کسی بھی صورت حال میں تقرری کرنے والی اتھارٹی کی طرف سے ایکٹ ہذا کے تحت اتھارٹی مجاز کے اختیارات استعمال کرنے کی اجازت دینا۔

مگر شرط یہ ہے کہ جہاں دو یا دو سے زیادہ ملازمین کے خلاف مشترکہ طور پر کاروائی کی جائے تو ایسی صورت میں عہدے میں سب سے سینئر ملازم کے سلسلہ میں جو مجاز اتھارٹی ہوگی وہ تمام ملازمین کے لیے مجاز اتھارٹی ہوگی۔

مزید شرط یہ ہے کہ جہاں اتھارٹی مجاز وزیراعلیٰ کی نسبت کوئی اور ایکٹ ہذا کے تحت کاروائی کے نتیجہ میں کوئی مفاد رکھتی ہو اور ذاتی وجوہات کی بناء پر اتھارٹی مجاز کے طور پر کام کرنے کی خواہش مند نہ ہو تو وہ مقدمہ کی کاروائی نہ کرے گی اور معاملہ کی رپورٹ اگلی اعلیٰ اتھارٹی کو کرے گی جو کہ کسی دیگر افسر کو جو اعلیٰ درجہ کا ہو کو مجاز ٹھہرائے گی اور وہ خاص مقدمہ میں اتھارٹی مجاز کے طور پر کاروائی کرے۔

جی۔ "بدعنوانی" سے مراد:۔

(i) رشوت یا کسی قیمتی شے کو قبول کرنا یا حاصل کرنا یا اس کی پیشکش بلاواسطہ یا بالواسطہ کرنا جو کہ قانونی تنخواہ یا معاوضہ کے علاوہ ہو اور کسی سرکاری کام کے کرنے یا برداشت کرنے کے صلہ میں ہو۔

(ii) بدیانتی یا فریب سے خورد برد کرنا یا غبن میں مبتلا ہونا یا سرکاری املاک یا ذرائع کا غلط استعمال کرنا، یا

(iii) کسی ملازم یا اس کے زیر کفالت یا کسی دیگر شخص کا جائیداد یا مالی ذرائع کا قبضہ اس کے ذریعے یا اس کی طرف سے جس کو طلب نہ کیا جا سکتا ہو یا جو اس کے جانے ہوئے ذرائع برائے آمدنی کے غیر متناسب ہوں، یا

(iv) جانے ہوئے آمدنی کے ذرائع سے ہٹ کر زندگی یا رہنے سہنے کا معیار قائم کرنا یا برقرار رکھنا۔

(v) رشوت خور یا بدعنوان کے طور پر مشہور ہونا یا

(vi) وقتی طور پر رائج قانون کے تحت کسی عزر کی سودا بازی میں حصہ لینا اور رضا کارانہ طور پر وہ اثاثہ جات اور وصول کردہ اشیاء واپس کرنا جو رشوت یا بدعنوانی سے حاصل کی گئی ہو۔

ایچ۔ **"ملازم"** سے مراد ایک ایسا شخص ہے:

(i) جو کسی کارپوریشن، کسی باڈی کارپوریٹ، کسی خودمختار ادارے، اتھارٹی قانونی، باڈی یا کسی دیگر تنظیم یا ادارے کی ملازمت میں ہو جو کہ حکومت کے زیر کنٹرول ہو اور حکومت کی طرف سے قائم کیا گیا ہو، کسی بھی وقتی طور پر رائج قانون کے تحت یا ایک جماعت یا ادارے میں جس پر حکومت کا کنٹرول ہو یا مفاد ہو اور اس میں حکومت کا چیئرمین اور چیف ایگزیکٹو شامل ہوتا ہو یا اس میں کسی اور عہدے پر متعین ہو، اور

[2](ii) سرکاری ملازمت میں ہو یا وہ صوبے کی سرکاری ملازمت کا ممبر ہو یا جو صوبے کے معاملات کے سلسلہ میں کسی سول پوسٹ پر ہو یا کوئی بھی ملازم جو کسی ایسی عدالت یا ٹریبونل میں ملازم ہو جو کہ حکومت کی طرف سے قائم کردہ ہو مگر اس میں شامل نہیں۔۔۔ [2]

(aa) ہائی کورٹ یا کسی دیگر عدالت جو کہ ہائی کورٹ کے ماتحت ہو، اس کا جج یا ایسی عدالت کا کوئی اور ملازم؛ اور

(bb) محکمہ پولیس کا ملازم۔]

آئی۔ **"حکومت"** سے مراد حکومت پنجاب ہے۔

جے۔ **"سماعت کرنے والا افسر"** سے مراد ایسا افسر ہے جو کہ عہدے میں ملزم سے بڑا ہو ایک مجاز اتھارٹی کی طرف سے مقرر کیا گیا ہو جو کہ سماعت کے لیے مقرر ہو اور جو متعلقہ اتھارٹی کی جانب سے ملزم کو ذاتی طور پر سماعت کا موقع فراہم کرے۔

کے۔ **"نااہلی"** سے مراد ناکام ہونا:۔

(i) ایک ایسے کام کو کرنے سے جو کہ ایک ملازم کو اس کے کار منصبی کے لئے سونپا گیا ہو۔ یا

(ii) تین مسلسل کوششوں کے باوجود محکمانہ امتحان کو پاس کرنے میں۔

ایل۔ **"انکوائری کمیٹی"** سے مراد دو یا دو سے زائد افسران کی کمیٹی ہے جس کا سربراہ میٹنگ کا منتظم ہو جس کا تقرر اس ایکٹ کے تحت اتھارٹی مجاز کی طرف سے کیا گیا ہو۔

ایم۔ "انکوائری افسر" سے مراد ایک ایسا افسر ہے جو اس ایکٹ کے تحت مجاز اتھارٹی کی طرف سے تقرر کیا گیا ہو۔

این۔ "بدعنوانی" میں شامل ہے۔

i. ایک اچھے نظام اور سروس ڈسپلن میں تعصب یا جانبداری کا رویہ برتنا؛ یا

ii. وقتی طور پر نافذ العمل قواعد کے برخلاف عمل کرنا؛ یا

iii. کسی افسر یا کسی شریف آدمی کے ساتھ غلط برتاؤ کرنا؛ یا

iv. فائدے کے لیے بلاواسطہ یا بالواسطہ کسی صنعت، تجارت یا سٹہ بازی کے معاملات میں شرکت کرنا یا شامل ہونا یا اپنے سرکاری عہدے کو غلط استعمال کرتے ہوئے ناجائز فائدہ اٹھانے کے لئے یا کسی ایسے مالیاتی کام یا دیگر فرائض کو اختیار کرنا، کسی پرائیویٹ اداروں یا اشخاص کے سلسلہ میں جیسا کہ سرکاری فرائض یا کار منصبی کے لیے تفویض کیا جائے؛ یا

v. بلاواسطہ یا بالواسطہ طور پر گورنر، وزیر اعلی کسی وزیر یا کسی اتھارٹی پر بیرونی اثر ورسوخ ڈالنے کا عمل کرنا یا کوشش کرنا جو کہ کسی تقرری، ترقی، ٹرانسفر، سزا، ریٹائرمنٹ یا سروس کی دیگر شرائط کے سلسلہ میں ہو؛ یا

vi. کوئی تقرری کرنا یا ترقی دینا یا غیر متعلق بنیادوں پر تقرر کیا جانا یا ترقی دی جانا جو کہ کسی قانون یا قواعد کی خلاف ورزی میں ہو؛ یا

vii. رخصت کے بغیر یا چھٹی کی منظوری کے بغیر ڈیوٹی سے غیر حاضر ہونا؛ یا

viii. کسی قانونی عدالت کی طرف سے بریت جو کہ کسی جرم کے تصفیہ کے نتیجہ میں ہو جس میں اخلاقی گراوٹ یا کسی انسان کو متاثر کرنے کا عمل شامل ہو؛ یا

ix. کسی قانونی عدالت کی طرف سے سزا پائی۔

او۔ **"وضع کردہ"** سے مراد اس ایکٹ کے تحت بنائے گئے قواعد ؛ اور

پی۔ **"دفعہ"** سے مراد اس ایکٹ کی دفعہ۔

3۔ **کاروائی اور سزا کی وجوہات:** ایک ملازم ایکٹ ہذا کے تحت کاروائی کا مستوجب ہوگا اگر وہ:۔

(i) نااہل ہو یا کسی فعل کی وجہ سے نااہل ہو چکا ہو؛ یا

(ii) بدعنوانی کا قصوروار ہو؛ یا

(iii) رشوت خوری کا مرتکب ہو یا معقول طریقہ سے بدعنوان ہونا خیال کیا جاتا ہو؛ یا

(iv) تخریب کارانہ سرگرمیوں میں مصروف ہو یا یہ یقین کیا جاتا ہو کہ وہ اس میں ملوث ہے اور ایسی صورت میں اس کا ملازمت میں رہنا قومی تحفظ کے خلاف ہوگا یا کسی غیر متعلقہ شخص کو سرکاری رازوں سے آگاہ کرنے کا مرتکب ہو۔

4۔ سزائیں: (1) مجاز اتھارٹی کسی قانون میں یا ملازم کی ملازمت کی شرائط وضوابط میں کسی شئے کے ہونے کے باوجود ایک تحریری آرڈر کے ذریعے مندرجہ ذیل سزاؤں میں سے ایک یا ایک سے زائد سزائیں عائد کر سکتی ہے، یعنی:۔

(اے) معمولی سزائیں

i ملامت؛

ii سالانہ ترقی یا ترقیوں کو روک دینا ایک مخصوص مدت کے لیے جو کہ زیادہ سے زیادہ پانچ سال کے تابع ہو؛

iii جرمانہ جو کہ ایک ماہ کی بنیادی تنخواہ سے متجاوز نہ ہو؛

iv نچلے درجے میں لانا یا پے سکیل میں کمی کرنا جو کہ زیادہ سے زیادہ 5 درجوں تک ہو؛ اور

v ایک خاص عرصہ کے لیے ترقی کو روک دینا جو کہ زیادہ سے زیادہ 5 سال تک ہو؛

مگر شرط یہ ہے کہ یہ عرصہ اس تاریخ سے شمار ہوگا جب ملزم سے جونیئر ایک شخص ترقی کے لیے زیر غور لایا جائے اور پہلی مرتبہ باقاعدہ بنیادوں پر اسے ترقی دے دی گئی ہو۔

(بی) سنگین سزائیں۔

i ملزم کی تنخواہ، پنشن یا کسی اور رقم میں کسی بھی مالی نقصان کے پورے حصے یا اس کے کسی حصے کی وصولیابی جو کہ کسی ایسی حکومت یا ادارے کو پہنچا ہو جس میں وہ ملازم ہو اگر ایسے شخص کی طرف واجب الادا رقم اس کی تنخواہ، پنشن یا کسی دیگر رقم سے پوری کی پوری وصول نہ کی جا سکتی ہو تو ایسی رقم وقتی طور پر رائج قانون کے تحت وصول کی جائے گی۔

ii زیادہ سے زیادہ 5 سال تک کے ایک خاص عرصے کے لیے مستقل یا باضابطہ عہدہ پر تنزلی۔

iii گزشتہ سروس کی ایک مخصوص عرصہ تک ضبطی جو زیادہ سے زیادہ 5 سال تک ہوگی۔

iv جبری ریٹائرمنٹ۔

v ملازمت سے برطرفی۔ اور

vi ملازمت سے برخاستگی، اور

(سی) ریٹائرمنٹ کے بعد سزائیں۔

(i) پنشن یا اس کے کسی حصے کو روک لینا؛

(ii) پنشن یا اس کے کسی حصے سے دستبردار کیا جانا؛ اور

(iii) ملزم کی پنشن یا کسی دیگر رقم میں حکومت یا ادارے کو پہنچنے والے مالی نقصان کی وصولیابی اگر ایسی رقم پنشن وغیرہ میں سے پورے طور پر وصول نہ کی جا سکتی ہو تو ایسی رقم کو وقتی طور پر رائج قانون کے تحت وصول کیا جائے گا۔

(2) ایکٹ ہذا کے تحت ملازمت سے برخاستگی ملازم کو کسی سرکاری دفتر یا ادارے میں ملازمت کرنے کے نااہل کر دے گی۔

(3) ایکٹ ہذا کے تحت کوئی بھی سزا کسی بھی ملازم کو بری الذمہ نہ کرے گی کسی بھی ایسی سزا سے جس کا وہ کسی بھی جرم کے تحت حقدار ہوگا۔

5۔ **کاروائی کا آغاز:** (1) اگر اپنے ذاتی علم یا اطلاع کی بنا پر جو اس کے سامنے رکھی جائے، اتھارٹی مجاز کی یہ رائے ہو کہ اس ایکٹ کے تحت ملازم کے خلاف کاروائی کرنے کی کافی وجوہات موجود ہیں یا ان میں سے کوئی ایک ہو سکتی ہو۔

(اے) یہ بذات خود ملزم کو شوکاز نوٹس دیتے ہوئے دفعہ 7 کے تحت اور تحریری طور پر وجوہات ریکارڈ کرتے ہوئے انکوائری کو بند کر دے گا:

مگر شرط یہ ہے کہ شوکاز یا ذاتی سماعت کا کوئی موقع نہ دیا جائے گا جہاں۔

(i) اتھارٹی مجاز اس بات سے مطمئن ہو کہ پاکستان کی سلامتی کے مفاد میں یا اس کے کسی حصے میں ایسا موقع فراہم کرنا قرین مصلحت نہ ہے؛

(ii) ایک ملازم کسی قانون کے تحت کسی جواب دہی یا غدر کی سودا بازی میں داخل ہوا ہے یا رشوت خوری کے الزام میں سزاوار ٹھہرایا گیا ہے جو کہ سزا یا جرمانہ یا قید کا حامل ہو؛ یا

(iii) ایک ملازم تخریب کارانہ سرگرمیوں میں ملوث ہو؛ یا

(iv) عملی طور پر ملزم کو ایک موقع فراہم کرنا معقول نہ ہو؛ یا

(بی) ملزم کے خلاف کسی الزام یا الزامات میں ایک انکوائری کا اہتمام کیا گیا ہو، ایک انکوائری افسر یا ایک انکوائری کمیٹی کو مقرر کرتے ہوئے دفعہ 10 کے تحت، جیسے بھی صورت حال ہو۔

مگر شرط یہ ہے کہ ایک اتھارٹی مجاز ایک انکوائری کو بند کر دے گی جہاں۔

i کسی ملازم کو کسی عدالت کی طرف سے رشوت خوری یا بدعنوانی کے علاوہ کسی جرم میں سزاوار ٹھہرایا گیا ہو۔ یا

ii ایک ملازم جو کہ رخصت کی پیشگی منظوری کے بغیر ڈیوٹی سے غیر حاضر ہو۔

مزید شرط یہ ہے کہ مجاز اتھارٹی انکوائری کو بند کر سکتی ہے جب ملزم کے خلاف ہر قسم کی شہادت موجود ہو یا وہ وجوہات کو تحریری طور پر ریکارڈ میں لاتے ہوئے مطمئن ہو کہ انکوائری کرنے کی کوئی ضرورت نہ ہے۔

(2) انکوائری کے آرڈر یا شوکاز نوٹس، جیسی بھی صورت ہو مجاز اتھارٹی کی طرف سے دستخط کیے جائیں گے، مگر شرط یہ ہے کہ جہاں وزیر اعلیٰ اتھارٹی مجاز ہو تو ایسے افسر کی طرف سے دستخط کیے جائیں گے جسے وزیر اعلیٰ اختیار دے گا۔

6۔ معطلی: ایک ملازم جس کے خلاف دفعہ 5 کے تحت کارروائی شروع کرنا تجویز کی گئی ہو اسے 90 دن تک معطل رکھا جائے گا اگر مجاز اتھارٹی کی رائے میں معطلی ضروری اور قرین مصلحت ہو اور اگر معطلی کا عرصہ 30 یوم تک مزید نہ بڑھایا جائے تو ملازم کو ملازمت پر بحال تصور کیا جائے گا:

مگر شرط یہ ہے کہ معطلی ہر عرصے کی توسیع کے لیے اتھارٹی مجاز کی پیشگی منظوری درکار ہو۔

7۔ ضابطہ یا طریقہ کار جہاں انکوائری کو بند کرنا مقصود ہو:

اگر مجاز اتھارٹی یہ فیصلہ کرتی ہے کہ ملزم کے خلاف دفعہ 5 کے تحت انکوائری کرنا ضروری نہ ہے تو:۔

(اے) ملزم کو تحریری آرڈر کے ذریعے اطلاع دے گی ان وجوہات کے بارے میں جن کی بنیاد پر اس کے خلاف کارروائی ہو

گی، اس میں واضح طور پر الزامات کی وضاحت کرتے ہوئے جس میں ذمہ داری کا بھی ذکر کیا جائے گا اور سزا یا سزاؤں کے بارے میں مطلع کرے گا جو کہ اس کے عائد کرنا تجویز کی گئی ہوں۔

(بی) تجویز کردہ کاروائی کے خلاف اسے شو کاز کا معقول موقع فراہم کرے گی جو کہ آرڈر وصول ہونے کے سات یوم کے اندر ہوگا یا ایسے توسیع کردہ عرصہ کے اندر جس کا تعین اتھارٹی مجاز کرے گی۔

(سی) ملزم کی طرف سے بیان کردہ عرصہ میں جواب کی وصولی پر یا اس عرصہ کے اختتام کے بعد اگر کوئی جواب موصول نہیں ہوتا، اس بات کا تعین کریگا کہ آیا الزام یا الزامات ملزم کے خلاف ثابت کیا گیا ہے یا نہیں:

مگر شرط یہ ہے کہ ملزم کی طرف سے شو کاز نوٹس کا جواب کی وصول ہونے کے بعد اتھارٹی مجاز ماسوائے جہاں وزیر اعلی بذات خود مجاز اتھارٹی ہو وہ مقدمہ کا فیصلہ 90 دن کے عرصہ کے دوران کرے گا، اس وقت کو نکالتے ہوئے جس کے دوران مجاز اتھارٹی کی طرف سے سنبھالا ہوا عہدہ خاص وجوہات کی بنا پر خالی رہے:

مزید شرط یہ ہے کہ اگر مجاز اتھارٹی کی طرف سے مقرر کردہ عرصہ یعنی 90 کے اندر فیصلہ نہ کیا جائے تو ایسی صورت میں ملزم ایک درخواست دائر کر سکتا ہے جو کہ اپیل اتھارٹی کے سامنے جلدی فیصلہ کے لیے دائر کی جائے گی جو کہ اتھارٹی مجاز کو ہدایت جاری کرے گی کہ وہ مقدمہ کا فیصلہ مخصوص مدت کے دوران کرے۔

(ڈی) بذات خود یا افسر سماعت کی طرف سے سماعت کا موقع فراہم کرنا شق (الیف) کے تحت کسی بھی فیصلہ کو جاری کرنے سے قبل، اگر یہ تعین کر لیا جائے کہ الزام یا الزامات اس کے خلاف ثابت ہو چکے ہیں مگر شرط یہ ہے کہ افسر سماعت صرف ایسی صورت میں تقرر کیا جائے گا جہاں مجاز اتھارٹی حکومت پنجاب کے سیکرٹری یا اس سے اوپر کے عہدے کی ہو۔

(ای) ملزم کو بذریعہ تحریری حکم معاف کر دیا جائے گا اگر یہ یقین کیا جائے کہ الزام یا الزامات کو اس کے خلاف ثابت نہیں کیا گیا ہے، اور

(الیف) کوئی ایک یا ایک سے زائد سزائیں عائد کی جا سکتی ہیں جن کا ذکر دفعہ 4 میں کیا گیا ہے جو کہ تحریری آرڈر کے ذریعے عائد کی جائیں گی اگر الزام یا الزامات کو ملزم کے خلاف ثابت کر دیا گیا ہو۔

مگر شرط یہ ہے کہ:-

(i) جہاں سنگین بدعنوانی یا رشوت خوری کے الزام یا الزامات ملزم کے خلاف ثابت کیے جا چکے ہوں تو ایسی صورت میں ملازمت سے برخاستگی کی سزائیں عائد کی جائے گی جو کہ کسی جرمانے کی وصولیابی کے علاوہ ہوگی اگر کوئی ہو تو، اور

(II) جہاں ملزم کے خلاف ملازمت سے ایک سال سے زائد غیر حاضری ثابت ہو جائے تو ایسی صورت میں جبری ریٹائرمنٹ یا ملازمت سے برطرفی یا برخاستگی کی سزا ملزم پر عائد کی جائے گی۔

8۔ سزایابی یا کسی بھی قانون کے تحت عذر کی سودابازی کی صورت میں کاروائی:

جہاں ایک ملازم کو عدالت کی جانب سے سزا دی گئی ہو یا وہ سودابازی میں شامل ہو اور عدالت کی طرف سے کسی جرم کے تصفیہ کے نتیجہ میں بری کر دیا گیا ہو جس میں وقتی طور پر رائج کسی قانون کے تحت اخلاقی گراوٹ یا کسی انسان کو متاثر کرنا شامل یا ملوث ہو تو ایسی صورت میں مجاز اتھارٹی مقدمہ کے واقعات کی پڑتال کے بعد:۔

(اے) ملازم کو برطرف کر دے گی جہاں وہ رشوت ستانی یا عذر کی سودابازی میں سزایاب ہو اور اس نے رضاکارانہ طور پر وہ رقم یا فوائد یا حصول اشیاء کو واپس کر دیا ہو؛ یا

(بی) دفعہ 7 کے تحت ملازم کے خلاف کاروائی ہو گی، جہاں رشوت کے علاوہ اسے کسی اور جرم میں سزایاب ٹھہرایا گیا ہو؛ یا

(سی) ملازم کے خلاف دفعہ 9 کے تحت کاروائی کی جائے گی جہاں اسے عدالت کی طرف سے کسی ایسے جرم میں تصفیہ کی وجہ سے بری کر دیا گیا ہو جس میں اخلاقی گراوٹ یا کسی انسان کو متاثر کرنا ملوث ہو۔

9۔ حاکم مجاز کی جانب سے اپنایا جانیوالا ضابطہ کار، جہاں پر انکوائری ضروری ہو: (1) اگر حاکم مجاز فیصلہ کرتا ہے کہ ملزم کے خلاف دفعہ 5 کے تحت انکوائری منعقد کرنا ضروری ہے تو تحریری صورت میں انکوائری کا حکم صادر کریگا جس میں شامل ہو گا:۔

(اے) انکوائری افسر یا انکوائری کمیٹی کی تقرری؛

مگر شرط یہ ہے کہ انکوائری افسر یا انکوائری کمیٹی کا کنوینر جیسی کہ صورت ہو ملزم سے سینئر مرتبہ کا ہو گا اور جہاں پر دو یا دو سے زائد ملزموں کو مشترکہ کاروائی کی جانی ہو تو انکوائری افسر یا انکوائری کمیٹی کا کنوینر اس مرتبہ کا ہو گا جو سینئر ملزم سے برتر ہو گا؛

(بی) کاروائی کے لیے وجوہات کو شامل کریگا، واضح طور پر الزامات کی صراحت کرتے ہوئے اور ساتھ ساتھ کام کی ذمہ داری کی تقسیم بھی کرے گا؛

(سی) محکمہ کے نمائندہ کو بذریعہ عہدہ شامل کریگا؛ اور

(ڈی) حکم کی وصولی کے سات یوم یا ایسے توسیع شدہ عرصہ جیسا کہ حاکم مجاز متعین کر سکتا ہو، کے اندر اندر ملزم کو انکوائری افسر یا انکوائری کمیٹی کے روبرو جواب داخل کرنے کی ہدایت کو شامل کریگا۔

(2) اگر کوئی مقدمہ کا ریکارڈ اور گواہان کی فہرست ہو تو وہ انکوائری افسر یا انکوائری کمیٹی (جیسی بھی صورت ہو) کو انکوائری کے احکامات کے ساتھ بھیجی جائیگی۔

10۔ انکوائری افسر یا انکوائری کمیٹی کی جانب سے اپنایا جانے والا ضابطہ کار:۔

(1) ملزم سے جواب کی وصولی پر یا مقرر کردہ عرصہ کے اختتام پر اگر کوئی جواب ملزم سے موصول نہیں ہوتا تو انکوائری افسر یا انکوائری کمیٹی، جیسی کہ صورت ہو، الزامات کی انکوائری کریگا اور الزام کی حمایت میں یا ملزم کے دفاع میں

ایسی زبانی یا دستاویزی شہادت کا معائنہ کریگا جیسا کہ ضروری خیال کیا جا سکتا ہو اور جہاں ایک فریق کی جانب سے گواہ پیش کیا جاتا ہو تو دوسرا فریق ایسے گواہ پر جرح کرنے کا حقدار ہوگا۔

(2) اگر ملزم مقرر کردہ عرصہ کے اندر یا اگر کوئی توسیع شدہ عرصہ ہو اس کے اندر اپنا جواب فراہم کرنے میں ناکام رہتا ہے تو انکوائری افسر یا انکوائری کمیٹی جیسی کہ صورت ہو، انکوائری کو یکطرفہ طور پر کاروائی کریگا۔

(3) انکوائری افسر یا انکوائری کمیٹی جیسی کہ صورت ہو مقدمہ کو روز بروز سماعت کریگا اور کوئی التوا نہیں دیا جائیگا بجز تحریری طور پر وجوہات قلمبند کرتے ہوئے جس صورت میں یہ سات روز سے زیادہ نہ ہوگا۔

(4) جہاں پر انکوائری افسر یا انکوائری کمیٹی مطمئن ہو کہ ملزم تحقیقات کی پیش رفت میں رکاوٹ ڈال رہا ہے یا رکاوٹ ڈالنے کی کوشش کر رہا ہے وہ ایک تنبیہ کا اہتمام کریگا / کریگی اور بعد ازاں اگر وہ مطمئن ہو کہ ملزم تنبیہ کا خیال نہ کرتے ہوئے کر رہا ہے تو یہ اس ضمن میں رائے کو قلمبند کرے گا / کرے گی اور انکوائری ایسے طریقہ سے مکمل کرے جیسا کہ انصاف کے تقاضوں کے لیے موزوں خیال کیا جا سکتا ہو۔

(5) اگر ملزم خود کو طبی بنیادوں پر انکوائری سے غیر حاضر کرتا ہے تو اس کا انکوائری کی پیش رفت میں رکاوٹ ڈالنا یا رکاوٹ ڈالنے کی کوشش کرنا خیال کیا جائیگا جب تک کہ طبی رخصت جو اس کی جانب سے گزاری گئی میڈیکل بورڈ کی سفارشات پر منظور نہیں ہو جاتی۔

مگر شرط یہ ہے کہ حاکم مجاز خود اپنی صوابدید پر میڈیکل بورڈ کی سفارش کے بغیر سات دنوں تک طبی رخصت کو منظور کر سکتا ہے۔

(6) انکوائری افسر یا انکوائری کمیٹی جیسی کہ صورت ہو اپنی رپورٹ داخل کرے گا جو مشتمل ہوگی ان واضح آراء پر بابت الزام یا الزامات کے ثابت کرنے یا نہ کرنے اور حاکم مجاز کی جانب سے کاروائی کے آغاز کے 60 دنوں کے اندر اندر بریت یا سزاؤں کی عائدگی سے متعلق خصوصی سفارشات پر۔

مگر شرط یہ ہے کہ جہاں پر انکوائری 60 دنوں کے اندر اندر مکمل نہیں کی جا سکتی تو انکوائری افسر انکوائری کمیٹی جیسی کہ صورت ہو، وجوہات کو تحریری طور پر قلمبند کرتے ہوئے حاکم مجاز سے خاص عرصہ کے لیے وسعت طلب کرے گا۔

مزید شرط یہ ہے کہ انکوائری صرف انکوائری کی تکمیل کے لیے ٹائم شیڈول کی عدم تعمیل کی وجوہات کی بناء پر کالعدم نہیں ہوگی۔

مزید شرط یہ ہے کہ انکوائری افسر یا انکوائری کمیٹی جیسی کہ صورت ہو، کی سفارشات حاکم مجاز پر قابل پابندی نہ ہوگی۔

11۔ انکوائری افسر یا انکوائری کمیٹی کے اختیارات۔ (1) ایکٹ ہذا کے تحت تحقیقات کی غرض کے لیے انکوائری افسر یا انکوائری کمیٹی کو مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908، (1908ء کا ایکٹ نمبر 5) کے تحت کسی مقدمہ کی سماعت کرنے والی عدالت دیوانی کے اختیارات مندرجہ ذیل امور سے متعلق حاصل ہونگے یعنی کہ:۔

(اے) کسی شخص کا طلب کرنا اسے حاضری کا پابند کرنا اور اس کا بر حلف بیان لینا۔

(بی) دستاویزات مہیا کرنے اور انہیں پیش کرنے کا حکم دینا اور حلف نامہ پر شہادت لینا، اور

(سی) گواہوں کے بیانات لینے یا دستاویزات کا معائنہ کرنے کے لیے کمیشن جاری کرنا۔

(2) ایکٹ ہذا کے تحت کی جانے والی کاروائی مجموعہ تعزیرات پاکستان (1860ء قانون نمبر XLV) کی دفعات 199 اور 228 کے معنوں کے اندر عدالتی کاروائی سمجھی جائے گی۔

12۔ محکمانہ نمائندہ کے فرائض: **محکمہ کا** نمائندہ مندرجہ ذیل فرائض سرانجام دے گا یعنی کہ:۔

اے۔ سماعت کی ہر تاریخ پر، کاروائی کے دوران جہاں وہ ذاتی طور پر حاضر اور مقدمہ سے متعلقہ ریکارڈ کے ساتھ مکمل طور پر تیار ہوگا، انکوائری افسر یا انکوائری کمیٹی یا متعلقہ حاکم جیسی کہ صورت ہو کی مکمل معاونت دیگا۔

بی۔ ملزم کی جانب سے پیش کیے جانے والے گواہان پر جرح کرنا اور انکوائری افسر یا انکوائری کمیٹی، جیسی کہ صورت ہو، کی اجازت کے ساتھ استغاثہ کے گواہان پر ان کے منحرف ہونے کی صورت میں مقدمہ چلانا۔

سی۔ افسر سماعت یا متعلقہ اتھارٹی کے روبرو ملزم کی جانب سے پیش کیے گئے دفاع کی وجوہات کی تردید کرنا۔

13۔ انکوائری افسر یا انکوائری کمیٹی کی طرف سے رپورٹ کی وصولی پر حاکم مجاز کی جانب سے حکم کا صادر کیا جانا: (1) انکوائری افسر یا انکوائری کمیٹی جیسی کہ صورت ہو کی طرف سے رپورٹ موصول ہونے پر حاکم مجاز رپورٹ اور مقدمہ سے متعلقہ مواد کا معائنہ اور تعین کریگا کہ آیا کہ انکوائری اس ایکٹ کی شرائط کے مطابق منعقد کی گئی ہے۔

(2) اگر حاکم مجاز مطمئن ہو کہ انکوائری اس ایکٹ کی شرائط کے مطابق منعقد کی گئی ہے تو وہ اس بات کا مزید تعین کریگا کہ آیا الزام یا الزامات کو ملزم کے خلاف ثابت کیا گیا ہے یا نہیں۔

(3) جہاں پر الزام یا الزامات ثابت نہ ہو سکیں، حاکم مجاز تحریری حکم کے ذریعے ملزم کو بری کر دیگا۔

(4) جہاں پر الزام یا الزامات کو ملزم کے خلاف ثابت ہو جائیں، حاکم مجاز ملزم کو شو کاز نوٹس جاری کریگا جس میں شامل ہوگا۔

اے۔ اس کو ان الزامات جو اس کے خلاف ثابت کیے گئے اور سزا یا سزائیں جو انکوائری افسر یا انکوائری کمیٹی کی جانب اس پر عائد کرنا تجویز کی گئیں، ان سے مطلع کریگا۔

بی۔ سزا یا سزائیں جو اس پہ عائد کرنا تجویز کی گئیں کے خلاف وجوہات بیاں کرے کہ کیوں اس پر دفعہ 4 میں مہیا کردہ سزاؤں میں سے ایک یا زیادہ عائد نہیں کی جا سکتی اور نوٹس کی وصولی کے سات روز کے اندر خود اپنے یا افسر سماعت،

جیسی کہ صورت ہو، کے روبرو اضافی دفاع اگر کوئی ہو تحریری شکل میں پیش کرنے کا معقول موقع فراہم کریگا۔

سی۔ ذاتی شنوائی کی تاریخ کی نشاندہی کریگا یا اپنے ایماء پر ذاتی شنوائی کے لئے افسر سماعت کی تقرر کریگا مگر شرط یہ ہے کہ افسر سماعت تبھی مقرر کیا جائیگا جہاں پہ حاکم مجاز حکومت پنجاب کے سیکرٹری یا زیادہ مرتبہ کا ہے۔

ڈی۔ ملزم کو انکوائری رپورٹ کی ایک نقل فراہم کریگا۔

ای۔ محکمانہ نمائندہ کو خود اپنے یا افسر سماعت جیسی کہ صورت ہو، کے روبرو تمام متعلقہ ریکارڈ پیش ہونے کی ہدایت کریگا۔

(5) ملزم کو ذاتی شنوائی کا موقع فراہم کرنے کے بعد یا افسر سماعت کنندہ کی رپورٹ کی موصولی پر حاکم مجاز انکوائری افسر یا انکوائری کمیٹی، جیسی کہ صورت ہو، کی آراء اور سفارشات، مقدمہ کے حقائق اور ذاتی شنوائی کے دوران ملزم کی جانب سے پیش کردہ دفاع کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک تحریری حکم کے ذریعے سے:۔

(i) ملزم کو بری کریگا۔ یا

(ii) دفعہ 4 میں بیان کردہ ایک یا زیادہ سزاؤں کو عائد کریگا۔

مگر شرط یہ ہے کہ:۔

(i) جہاں پہ شدید بدعنوانی کے الزام یا الزامات کو ملزم کے خلاف ثابت ہو جائیں تو ملازمت سے برطرفی کی سزا، ریکوری کی سزا کے علاوہ عائد کی جائے۔

(ii) جہاں پہ ملزم کے خلاف ایک سال سے زائد عرصہ نوکری سے غیر حاضر رہنے کا الزام ثابت ہو جائے تو ملزم پر ملازمت سے جبری ریٹائرمنٹ، برطرفی یا موقوفی کی سزا عائد کی جائیگی۔

(6) جہاں پہ حاکم مجاز مطمئن ہو کہ انکوائری کی کاروائیاں، ایکٹ ہذا کی شرائط کی مطابقت میں نہیں کی گئیں یا مقدمہ کے حقائق اور واقعات کو نظر انداز کیا گیا ہے یا دیگر کافی وجوہ موجود ہیں تو وہ وجوہات کو قلمبند کرنے کے بعد انکوائری کو انکوائری افسر یا انکوائری کمیٹی، جیسی کہ صورت ہو، ان ہدایات کے ساتھ واپس بھیج سکتا ہے جو حاکم مجاز دینا پسند کرے، یا از سرنو انکوائری کا حکم دے سکتا ہے،

(7) انکوائری رپورٹ کی موصولی کے بعد، حاکم مجاز ماسوائے اس کے وزیر اعلیٰ خود حاکم مجاز ہو، مقدمہ کو نوے روز کے عرصہ، اس عرصہ کو خارج کرتے ہوئے جس کے دوران حاکم مجاز کے جانب سے سنبھالا جانے والا عہدہ بعض وجوہات کی بناء پر خالی رہا، مقدمہ کا فیصلہ کریگا۔

(8) اگر حاکم مجاز کی جانب سے 90 روز کے عرصہ کے اندر مقدمہ کا فیصلہ نہیں کیا جاتا تو ملزم اپیلٹ اتھارٹی کے روبرو اپنے مقدمہ کے جلد فیصلہ کے لئے درخواست گزار سکتا ہے جو حاکم مجاز کو مزید دیئے گئے عرصہ کے اندر اندر مقدمہ کے فیصلہ کرنے کی ہدایت کر سکتی ہے۔

14۔ ذاتی شنوائی: (1) ذاتی شنوائی بہم پہنچانے والا حاکم یا افسر سماعت اپنی تقرری کا حکم نامہ موصول ہونے پر ملزم اور محکمانہ نمائندہ کو مقدمہ سے متعلقہ ریکارڈ کے ساتھ ایک تحریری حکم کے ذریعے ذاتی شنوائی کے لئے مقرر کردہ تاریخ اور وقت پر اپنے روبرو پیش ہونے کے لیے طلب کریگا۔

(2) ملزم کو ذاتی شنوائی کا موقع دینے کے بعد حاکم یا افسر سماعت مقدمہ کے ضمن میں اور سماعت کے دوران ملزم کے موقف کے بارے میں اپنے تاثرات کو تحریری صورت میں قلمبند کریگا اور افسر سماعت کی صورت میں اس حاکم کے روبرو ایک رپورٹ پیش کریگا جس نے اس کو مقرر کیا ہو، جو کہ شامل کریگی۔

(i) انکوائری رپورٹ کے خلاصہ کو، جہاں پہ انکوائری دفعہ 10 کے تحت منعقد کی گئی یا دفعہ 7 کے تحت اظہار وجوہ نوٹس پر ملزم کی جانب سے پیش کیا گیا دفاع یا دفعہ 16 کے تحت دائر کی گئی اپیل یا نظرثانی جیسی کہ صورت

(ii) ملزم کی جانب سے سماعت کے دوران پیش کیا جانے والا دفاع، اگر کوئی ہو، اور

(iii) محکمانہ نمائندہ کے تاثرات، اگر کوئی ہوں،

15۔ دیگر حکومتوں وغیرہ کو مستعار الخدمتی پر بھیجے جانیوالے افسروں کے خلاف انکوائری کا طریق کار: (1) جہاں کسی سرکاری ملازم کی خدمات کو کسی حکومت، ڈیپارٹمنٹ، کارپوریشن، کارپوریٹ باڈی، خود مختار ادارہ، اتھارٹی، آئینی جماعت یا کوئی دیگر تنظیم یا ادارہ جسے بعد ازیں مستعیر تنظیم کے بطور حوالہ دیا گیا ہے، کو منتقل یا مستعار دی گئی ہیں تو حاکم مجاز اس عہدہ کے لیے جس کے مقابلہ میں ایسا ملازم مستعیر میں تعینات کیا گیا ہے:-

اے۔ دفعہ 6 کے تحت اسے معطل کرسکتا ہے۔

بی۔ ایکٹ ہذا کے تحت اس کے خلاف کاروائیوں کا اجراء کرسکتا ہے:

مگر شرط یہ ہے کہ مستعیر تنظیم فوری طور پر مستعار دینے والی تنظیم کو ان حالات سے آگاہ کریگی جو کہ اس کی معطلی کے حکم اور کاروائیون کے اجرا کی طرف لے جاتے ہوں:

مزید شرط یہ ہے کہ مستعیر تنظیم ایکٹ ہذا کے تحت بنیادی پیانہ تنخواہ میں کسی اسامی پر فائز ملازم کے خلاف کاروائی کو لینے سے قبل مستعار دینے والی تنظیم سے پیشگی اجازت حاصل کریگی۔

(2) اگر ذیلی دفعہ (1) کی شرائط کے مطابق ملزم کے خلاف کی گئی کاروائیوں کی روشنی میں مستعیر تنظیم یہ رائے رکھتی ہو کہ کوئی سزا اس پر عائد کی جانی چاہیے تو یہ کاروائیوں کے ریکارڈ کو مستعار دینے والی تنظیم کو منتقل کردیگی اور مستعار دینے والی تنظیم میں حاکم مجاز دفعہ 13 کے تحت ملزم کے خلاف اس پر کاروائی کو لے گا۔

(3) قطع نظر اس امر کے کہ ذیلی دفعات (1) اور (2) میں اس کے برعکس کچھ موجود ہے وزیر اعلیٰ بعض ملازمین یا ملازمین کے درجے کے سلسلہ میں مستعیر تنظیم میں کسی افسر یا حاکم کو ایکٹ ہذا کے تحت حاکم مجاز کے تمام اختیارات استعمال کرنے کے لئے مجاز کریگا۔

16۔ **محکمانہ اپیل اور نظر ثانی**: (1) ایک ملزم جس کو ایکٹ ہذا کے تحت کوئی سزا دی گئی ہو ماسوائے اس کے جہاں پہ کوئی سزا وزیر اعلیٰ کی جانب سے عائد کی گئی ہو، حکم کی ترسیل کی تاریخ سے تیس روز کے اندر اندر اپیلٹ اتھارٹی کو براہ راست ایک محکمانہ اپیل دائر کرے گا:

مگر شرط یہ ہے کہ جہاں پہ وزیر اعلیٰ کی جانب سے کوئی حکم صادر کیا گیا ہو تو ملزم مذکورہ بالا عرصے کے اندر اندر وزیر اعلیٰ کو براہ راست درخواست نظر ثانی پیش کر سکتا ہے۔

(2) ذیلی دفعہ (1) کے تحت بااختیار کیا گیا حاکم مقدمہ کے ریکارڈ اور متعلقہ ڈیپارٹمنٹ یا آفس کی طرف سے اپیل میں اٹھائے گئے نکات پہ کمنٹس کو طلب کرے گا اور اپیل اور نظر ثانی جیسی کہ صورت ہو، کے غور پہ تحریری حکم کے ذریعے:۔

اے۔ سزا کے حکم کو برقرار رکھ سکتا ہے اور اپیل یا درخواست نظر ثانی کو رد کر سکتا ہے۔

بی۔ احکام کو منسوخ کر سکتا ہے اور ملزم کو بری کر سکتا ہے۔

سی۔ احکام میں ترمیم کر سکتا ہے اور سزا کو کم یا زیادہ کر سکتا ہے۔

ڈی۔ سزا کے حکم کو منسوخ کر سکتا ہے اور مقدمہ کو حاکم مجاز کو جہاں پہ وہ مطمئن ہو کہ حاکم مجاز، انکوائری افسر یا انکوائری کمیٹی، جیسی کہ صورت ہو، کی جانب سے کارروائیوں کو ایکٹ ہذا کی شرائط کے مطابق نہیں لیا گیا یا مقدمہ کے حالات و واقعات کو نظر انداز کیا گیا ہے، اس ہدایت کے ساتھ واپس کر سکتا ہے کہ یا تو از سر نو تحقیقات کی جائیں یا ضابطہ جاتی غلطیوں یا کارروائیوں میں بے قاعدگیوں کو درست کیا جائے:

مگر شرط یہ ہے کہ جہاں اپیلٹ یا نظر ثانی اتھارٹی سزا کو بڑھانا تجویز کرتی ہے یا ایک تحریری حکم کے ذریعے سے:۔

(i) ملزم کو اس کے خلاف تجویز کی جانے والی کارروائی اور ایسی کارروائی کی وجوہات سے مطلع کرے گا۔

(ii) کارروائی کے خلاف اظہار وجوہ کے لیے مناسب موقع فراہم کرے گا اور یا تو خود افسر سماعت کے ذریعے ذاتی شنوائی کا موقع دے گا۔

مگر شرط یہ ہے کہ افسر سماعت اس صورت میں مقرر کیا جائیگا جہاں پہ اپیلٹ یا نظر ثانی اتھارٹی اس درجہ کی ہے جو کہ حکومت پنجاب کے سیکرٹری یا اس سے زیادہ کا ہے۔

(3) دفعہ ہذا کے تحت رجوع کی گئی اپیل یا نظر ثانی تحریری طور پہ ایک درخواست کی شکل میں کی جائیگی اور مختصر طور پہ اعتراض شدہ حکم پہ اعتراض کی وجوہات کو مناسب اور معقول زبان میں ظاہر کریگی۔

17۔ **نگرانی** : (1) وزیر اعلیٰ، چیف سیکرٹری یا ایڈمنسٹریٹو سیکرٹری یا کوئی دیگر اپیلٹ اتھارٹی، حاکم مجاز کی جانب سے صادر کردہ بریت یا سزا کی عائدگی کے حکم کے ایک سال کے اندر اندر کارروائیوں کا ریکارڈ طلب کر سکتا ہے یا اپیلٹ اتھارٹی کے حکم کو، جیسی کہ صورت ہو، خود کو ایسی کارروائیوں یا حکم کی درستگی، قانونی جواز یا موزوں ہونے کی بابت اطمینان کرنے کے لیے۔

(2) مقدمہ کے ریکارڈ کا معائنہ کرنے پہ ایسی اتھارٹی:

(i) مجاز اتھارٹی یا اپیلٹ اتھارٹی جیسی کہ صورت ہو، کے احکامات کو برقرار رکھ سکتی ہے، یا

(ii) مجاز اتھارٹی کو از سر نو تحقیقات کا حکم دے سکتی ہے۔ یا

(iii) سزا یا سزاؤں کو عائد یا بڑھا سکتی ہے۔

مگر شرط یہ ہے کہ دفعہ ہذا کے تحت ملزم کے خلاف کوئی متعصب حکم نہیں دیا جائے گا تا وقتیکہ ملزم کو تجویز کی گئی کاروائی کے خلاف مناسب موقع اور ذاتی شنوائی کا موقع فراہم نہیں کیا جاتا۔

18۔ **کونسل کا پیش ہونا:** ملزم ایکٹ ہذا کے تحت کاروائی کے کسی مرحلہ پر ماسوائے دفعہ 19 تحت کاروائی کے، وکیل کے ذریعے نمائندگی نہیں کیا جائے گا۔

[3] 19۔ **پنجاب سروس ٹریبونل کے روبرو اپیل:**(1) کسی دیگر نافذ الوقت قانون میں درج کسی امر کے بلالحاظ، کوئی ملازم جو ماسوائے دفعہ 2 (ایچ)(آئی) میں ظاہر کردہ ملازم کے، دفعہ 16 یا 17 کے تحت صادر کردہ حکم سے متاثر ہو، حکم کی ترسیل کی تاریخ سے 30 دنوں کے اندر اندر پنجاب سروس ٹریبونل (تشکیل کیا گیا زیر پنجاب سروس ٹریبونل ایکٹ، 1974ء (1974 کا قانون نمبر IX) کے روبرو اپیل ایک اپیل دائر کر سکتا ہے۔

(2) اگر محکمانہ اپیل یا درخواست نظر ثانی جیسی کہ صورت ہو، جو دفعہ 16 کے تحت دائر کی گئی ہو، پر فیصلہ اس کے داخل کیے جانے کے 60 روز کے اندر اندر موصول نہیں ہوتا تو متاثرہ ملازم پنجاب سروس ٹریبونل میں محکمانہ اپیل دائر کرنے کے 90 یوم کے اندر اندر اپیل دائر کر سکتا ہے جس کے بعد اتھارٹی جس کے پاس محکمانہ اپیل نظر ثانی دائر کی گئی کوئی مزید کاروائی کو نہ لے گی۔

(3) ذیلی دفعہ (2) کے استعمال کے بعد وزیر اعلیٰ یا اپیلیٹ اتھارٹی کے پاس زیر التوا اپیل یا نظر ثانی اس ملازم کی حد تک ساقط ہو جائے گی۔]

20۔ **اس ایکٹ کی دیگر قوانین پر فوقیت:** اس ایکٹ کی شرائط بلالحاظ اس امر کے کسی دیگر فی الوقت نافذ العمل میں قانون میں اس کے برعکس کچھ موجود ہے، موثر ہونگی۔

21۔ ایکٹ ہذا کے تحت کاروائیاں:(1) ایکٹ ہذا کے تابع تمام کاروائیاں جو ان ملازمین کے خلاف اجراء کی گئیں جو ریٹائرڈ ہو چکے یا ملازمت میں ہیں، کو ایکٹ ہذا اور اس کے تحت بنائے گئے قواعد کے ذریعے جاری رکھا جائیگا۔

مگر شرط یہ ہے کہ ریٹائرڈ ملازم کی صورت میں کاروائی جو اس کے خلاف اجراء کی گئیں، اس کی ریٹائرمنٹ کے دو سال کے عرصہ کے اندر مکمل کیا جائیگا۔

(2) مجاز اتھارٹی تحریری حکم کے ذریعے سے دفعہ 4 کی شق (سی) میں صراحت کردہ ایک یا زیادہ سزاؤں کو عائد کر سکتا ہے، اگر الزام یا الزامات کو ریٹائرڈ ملازم کے خلاف ثابت کر دیا جاتا ہے۔

22۔ **قانونی ذمہ داری سے برات:** حاکم مجاز یا کوئی دیگر اتھارٹی کے خلاف کسی اس شئے کے لیے ایکٹ ہذا یا اس کے تحت جائے یا

جاری کردہ قواعد، ہدایات یا احکامات کے تحت نیک نیتی سے انجام دیا یا انجام دیا جانا ہو، کوئی مقدمہ، استغاثہ یا دیگر قانونی کاروائی نہیں کی جا سکے گی۔

23۔ **اختیار سماعت ممنوع:** بجز اس کے کہ جیسا ایکٹ ہذا کے مذکور ہے ایکٹ ہذا یا اس کے تحت بنائے گئے قواعد کے تحت صادر کردہ حکم یا کی گئی کاروائیوں کو کسی بھی عدالت میں چیلنج نہیں کیا جائیگا اور ایکٹ ہذا یا اس کے تحت وضع کردہ قواعد کی رو سے یا اس کے تحت تفویض شدہ کسی اختیار کی تعمیل میں کسی کاروائی سے متعلقہ کسی عدالت کی طرف سے کوئی حکم امتناعی جاری نہیں کیا جائیگا۔

24۔ **قواعد بنانے کا اختیار:** حکومت سرکاری گزٹ میں نوٹیفکیشن کے ذریعے ایکٹ ہذا کے اغراض کو بروئے کار لانے کے لئے قواعد وضع کر سکتی ہے۔

25۔ **مشکلات کا خاتمہ:** اس ایکٹ کی شرائط میں سے کسی شرط کو موثر بنانے میں کوئی دشواری پیدا ہو جائے تو وزیر اعلیٰ ایسا حکم صادر کر سکتا ہے جو کہ ایکٹ ہذا کی شرائط سے متناقص نہ ہو اور جو اس کے نزدیک مشکلات کا ازالہ کرنے کی غرض سے ضروری ہو۔

26۔ **منسوخی:** (1) پنجاب ملازمت سے برطرفی (خصوصی اختیارات آرڈیننس، 2000ء (آرڈیننس IV 2000ء) منسوخ ہوتا ہے۔

(2) پنجاب ملازمت سے برطرفی (خصوصی اختیارات آرڈیننس، 2000ء (2000ء کا آرڈیننس IV) منسوخی سے قطع نظر، تمام زیر التواء کاروائیاں جو ایکٹ ہذا کے اجراء سے فوری قبل کسی ملازم کے خلاف منسوخ شدہ آرڈیننس یا زیر پنجاب سول سرونٹس ایکٹ، 1974ء (1974ء کا مشتہر کردہ ایکٹ نمبر XIII) اور اس کے تحت بنائے گئے قواعد یا کسی دیگر قانون یا قواعد کے تحت تھیں، اسی قانون کے تحت اس طریقہ پر جیسا کہ اس کے تحت مہیا کیا گیا، جاری رہیں گی۔

[1]۔ موجودہ ایکٹ پنجاب اسمبلی نے مورخہ 2 اکتوبر 2006ء کو منظور کیا؛ گورنر پنجاب نے جس پر مورخہ 13 اکتوبر 2006ء کو رضامندی دی اور 17 اکتوبر 2006ء کو پنجاب گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات نمبر 1385 تا 1394 پر شائع ہوا۔

[2]۔ پنجاب میں ملازمین کی کارکردگی، نظم و ضبط اور احتساب (ترمیمی) کا قانون 2012 (2012 کا قانون نمبر XLVI) سے تبدیل ہوا۔

[3]۔ پنجاب میں ملازمین کی کارکردگی، نظم و ضبط اور احتساب (ترمیمی) کا قانون 2014 (2014 کا قانون نمبر XV) میں درج ذیل دفعہ 19 تبدیل ہوا۔

"19 پنجاب سروس ٹریبونل میں اپیل۔ (1) باوجود کسی دیگر نافذ العمل قانون کی دیگر دفعات کے، دفعہ 16 اور 17 کے تحت جاری شدہ حتمی حکم سے کوئی متاثرہ ملازم حکم کی ترسیل کے 30 یوم کے اندر اندر، پنجاب سروس ٹریبونل تو تم شدہ پنجاب سروس ٹریبونل ایکٹ 1974 (1974 کا مشتہر کردہ قانون نمبر IX) میں اپیل دائر کرے گا۔

(2) اگر محکمانہ اپیل یا درخواست نظرثانی، جیسی کہ صورت ہو، جو دفعہ 16 کے تحت دائر کی گئی ہو، پر فیصلہ اس کے داخل کیے جانے کے 60 روز کے اندر اندر موصول نہیں ہوتا تو متاثرہ ملازم پنجاب سروس ٹریبونل میں محکمانہ اپیل دائر کر کے 30 یوم کے اندر اندر اپیل دائر کر سکتا ہے جس کے بعد اتھارٹی جس کے پاس محکمانہ اپیل نظرثانی دائر کی گئی کوئی مزید کاروائی نہ کرے گی۔